

## 149111- ایسے مال سے حج کرنا جو اصل میں سودی قرضہ ہو

### سوال

میں نے کچھ عرصہ پہلے ایک سودی بینک سے گاڑی خریدنے کیلئے قرض یا تھا، لیکن میں اب سودی لین دین پر افسرد ہوں، اور میں نے اللہ تعالیٰ سے توبہ کر لی ہے، اللہ تعالیٰ میری توبہ قبول فرمائے، میں نے اس گاڑی کو فروخت کر دیا ہے، اور اس سال میں میں نے حج کرنے کی نیت کی ہے، میرے پاس رقم نہیں ہے، کیا میر اس گاڑی کی قیمت سے حج کرنا صحیح ہو گا؟ یاد رہے میں اس سودی قرضے کی اقساط بینک کو اپنی ماہانہ تنوہ سے ادا کر رہا ہوں، کہ مجھ تک تنوہ آنے سے کچھ دن پہلے ہی کٹوٹی ہو جاتی ہے، اور میرے پاس اسکے علاوہ کوئی راستہ بھی نہیں ہے، میری راہنمائی کر دیں، جزاکم اللہ خیرا۔

### پسندیدہ جواب

سودی قرض لینا یادِ دینا ہر طرح سے ناجائز ہے، اور جو شخص یہ کام کر رہا ہے اس کیلئے توبہ کرنا ضروری ہے، اور سودی لین دین چھوڑ دے، اور اس پر پشیمان بھی ہو اور آئندہ نہ کرنے کا بھی عزم کرے۔

سودی قرض لینا اگرچہ حرام ہے لیکن آپ اس کے مالک ہیں، آپ اسے کہیں بھی جائز کام میں استعمال کر سکتے ہیں، جیسے آپ اس قرض سے کار خرید لیں، وغیرہ  
آپ مزید جاننے کیلئے دیکھیں : "المنفعة في القرض" عبد اللہ بن محمد العمراوی، ص 245-254 ملاحظہ کریں  
مذکورہ بالابیان کے بعد، آپ اپنے پاس موجود رقم سے حج کر سکتے ہو، لیکن سود سے توبہ کرنا لازمی ہے، جیسا کہ آپ نے اسکا ذکر بھی کیا ہے، جبکہ اقساط کی ادائیگی آپ کیلئے مُضر نہیں ہے، آپ وہ ادا کر دیں۔

ایسے ہی اگر آپ قرض کی ادائیگی کیلئے طاقت رکھتے ہو تو ایسے قرض کے ہوتے ہوئے حج کرنے میں کوئی حرج نہیں، چاہے قرض موجل ہو یا قسط وار۔  
مزید تفصیل کیلئے آپ سوال نمبر : (3974) اور (4241) بھی ملاحظہ کریں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو نیک اعمال کی توفیق دے اور ہمیں سیدھے راستے پر رکھے۔

واللہ اعلم۔